محترمہ نگہت بانو ڈار

اہم ترین عملی فریضہ

نماز

ے یہ شہادت گہِ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا!

جب کوئی انسان اپنے متعلق یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں، دین اسلام کا پیرو اور اپنے خالق و مالک کا فرمانبردار ہوں تو وہ ایک بہت بڑا دعویٰ کرتا ہے اس کے تھوڑی ہی دیر بعد نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم دو چار مرتبہ نہیں بلکہ بار بار دیا ہے اور بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ اب اگر وہ شخص نماز ادا نہیں کرتا تو گویا اپنے زبانی دعوے کی خود ہی عملاً تردید و تکذیب کر دیتا ہے اور جو آدمی اس حکم کی تعمیل کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے وہ ثابت کر دکھاتا ہے کہ واقعی اس نے اللہ رب العالمین کی اطاعت قبول کر لی ہے نماز قائم کرنا ہمارا اولین اور اہم ترین عملی فریضہ ہے۔ افسوس کہ مسلمانوں کی اکثریت نماز کی اہمیت سے بخوبی آگاہ نہیں یا اس کا احساس نہیں رکھتی۔ چھوٹے بڑے سینکڑوں کام ہم اکثر کرتے رہتے ہیں مگر وائے بدبختی کہ نماز ہی کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں ہوتا۔ نماز کی اہمیت کو واضح کرنے کی خاطر میں چند سطور قلمبند کر رہی ہوں۔

باقاعدہ عمل کرنے سے انسان کا عقیدہ مستحکم ہو جاتا ہے جبکہ بے عملی کے باعث عقیدہ متزلزل ہو جانے کا قوی احتمال ہوتا ہے۔

سورہ الروم میں ارشاد باری ہے:

" وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ " پ ۲۱: الروم ۳۱)
" نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ!"
سورۃ نساء میں ہے:
" بے شک منافق لوگ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔"
سورۃ مدثر میں ہے:
" بے نماز جہنم میں ڈالے جائیں گے اور جب اہل جنت ان سے پوچھیں گے کہ تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی تو وہ بیان کریں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔"

ہادیٔ برحق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی، جو کتاب اللہ کے شارح اور معلم تھے، سب سے زیادہ زور اسی عملی فریضے پر دیا ہے اور مختلف پیرایوں میں اس کی اہمیت کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کرنے کی کوشش فرمائی ہے، آپؐ نے فرمایا:

۱۔ " خدا نے میری امت پر تمام چیزوں سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کے متعلق باز پرس ہوگی۔" (بخاری و مسلم و ترمذی)

۲۔ بچہ جب سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دو، دس برس کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے تو اسے جسمانی سزا دو۔" (ترمذی و ابو داؤد و مشکوٰۃ)

۳۔ نماز قائم کرو اللہ کے نزدیک یہ سب سے اچھا عمل ہے۔"
(بخاری و مسلم و ترمذی و احمد و ابو داؤد)

۴۔ مسلمان اور کافر کے درمیان نماز کی دیوار حائل ہے اور ترک نماز اس فرق کو دور کر دیتا ہے۔" (مسلم و مشکوٰۃ)

۵۔ جس نے نماز جان بوجھ کر چھوڑی وہ کافر ہوا۔"
(ترمذی، احمد، نسائی، مشکوٰۃ، ابن ماجہ، ابو داؤد)

۶۔ " مسلمان اور شرک و کفر کے درمیان، نماز کا فرق ہے۔"
(مسلم و مشکوٰۃ و ابو داؤد و نیل الاوطار)

۷۔ " مسلمانوں اور غیر مسلموں میں نماز کا فرق ہے، جس نے نماز ترک کر دی،

وُہ کافر ہو گیا۔" (ترمذی و ابوداؤد، احمد)

۸۔ "اصل دین، اسلام ہے اور نماز اس کا ستون ہے۔" (مشکوٰۃ)

۹۔ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز درست ہوئی تو باقی عمل بھی درست ہو گیا، بصورتِ دیگر سب اعمال خراب ہو جائیں گے۔" (ترمذی و ابوداؤد)

"جس نے نماز کو ترک کیا وُہ مشرک ہو گیا۔" (ترغیب)

"نماز کا تعلق، دین کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسا کہ سر کا تعلق جسم کے ساتھ، اور بے نماز کا کوئی دین نہیں ہے، یعنی جس طرح سر کاٹنے سے سارا جسم بیکار ہو جاتا ہے اسی طرح نماز کے ترک کر دینے سے انسان کا سارا دین بیکار ہو جاتا ہے۔" (ترغیب، طبرانی)

بے نماز کو کسی عمل کا ثواب نہیں ملے گا۔" (طبرانی، ترغیب)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ اس امر پر متفق تھے کہ جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینے والا انسان، امتِ مسلمہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

اب فقہائے عظام کے فتاوٰی ملاحظہ فرمائیے:

"سلطانِ اسلام کو چاہیے کہ بے نماز کے قتل کا حکم دے۔" (امام مالکؒ)

ائمہ اربعہ میں سے تین حضرات یعنی امام مالکؒ بن انس، امام محمد بن ادریس شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کا اس بارے میں مکمل اتفاق ہے کہ تارکِ نماز کو قتل کر دیا جائے، البتہ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ بے نماز کو قید خانے میں ڈالا جائے اور سخت سزا دی جائے حتّٰی کہ وُہ توبہ کرے یا قید خانے ہی میں مر جائے۔

یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ مسلمان بے نماز نہیں ہو سکتا۔ کتاب و سنت میں کسی ایسے شخص کے مسلمان سمجھے جانے کی گنجائش نہیں جو نماز نہ پڑھتا ہو لیکن ہمارے ازلی دشمن شیطان نے ہمیں گمراہ کن خوش فہمیوں میں اور نفسِ امارہ نے طرح طرح کی غلط فہمیوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔

اگرچہ یہاں ووٹروں کی فہرست اور مردم شماری کے رجسٹروں میں ہمارے ناموں کے سامنے "مسلمان" لکھا ہوا ہے تاہم قیامت کے دن فیصلے ان کاغذات کو دیکھ کر نہیں کیے جائیں گے

وہاں ہر ایک فرد بشر کے ہاتھ میں اس کا اپنا اعمالنامہ ہو گا۔

بڑے پیر صاحب، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ بے نماز کافر اور مرتد ہے اس پر تین دن تک توبہ پیش کی جائے، اگر نماز پڑھنے لگ جاتے تو فبہا ورنہ قتل کیا جائے اور بے نماز کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ (غنیۃ الطالبین)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مندرجہ بالا ارشادات پر آپ کے ان مریدوں کو بالخصوص غور کرنا چاہیے جو نماز کی طرف سے تو غفلت میں پڑے ہوتے ہیں۔ البتہ گیارھویں شریف کی نیاز باقاعدگی اور اہتمام کے ساتھ دلواتے ہیں، حالانکہ اس کا حکم حضرت صاحب نے ہرگز نہیں دیا ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

دُعا ہے کہ خدائے ذوالجلال ہمیں دینِ حق کی صحیح سمجھ عطاء فرمائے اور توفیق دے کہ ہم مرتے دم تک اس پر ٹھیک عمل درآمد کرتے رہیں۔ آمین! وما علینا الا البلاغ